(احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۔ ۶ ۔ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ، ۴ ۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ، ۴ ۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے

خدا کی راہوں کا علم انسان کو تقویٰ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) تم تقویٰ اختیار کرو اللہ تم کو علم عطا کرے گا۔ جس سے تم اسکی رضامندی کی راہ پر چل سکو گے۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ کھانا پینا ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔ جب وہ ہمہ تن اپنے وجود اور ارادوں کو خدا کے لئے بنا دے گا۔ تو پھر خدا بھی اس کا بن جاوے گا۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الاوّل)

سابق روسی ریاستوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ماہرین بھجوانے کی درخواست

جھوٹ کے بعد سب سے بڑی برائی خیانت ہے جو ساری نیکیوں کو کھا جاتی ہے

تین ہفتوں کے وقفے کے بعد چار برّاعظموں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات براہِ راست ٹیلی کاسٹ کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا

ربوہ: ۲۔ اکتوبر۔ تین ہفتوں کے وقفے کے بعد لندن کی بیت الفضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ ۴ براعظموں میں دوبارہ ٹیلی کاسٹ کرنے کا سلسلہ آج شروع ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں صاحبِ دل احمدی ماہرین اقتصادیات (بینکنگ ۔ فنانس ۔ اکاؤنٹنگ ۔ مارکیٹنگ ۔ قانون ۔ بزنس ایڈمنسٹریشن ۔ مارکیٹ اکانومی) اور سفارتی ماہرین (فارن ریلیشنز) کو آگے آنے اور اس خدمت کے لئے خود کو پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں اپنے حالیہ دورۂ یورپ کا ذکر فرمایا۔ اور جرمنی، ہالینڈ، بیلجیم، سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک کی ترقی اور بیداری کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خطبات کو تصویری زبان میں دکھانے کا جو سلسلہ آجکل شروع ہے اس سے جماعتوں کو بیدار کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سلسلہ احباب جماعت کی انفرادی اصلاح میں بھی بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔

کمزوریوں کا شکار ہو رہے تھے وہ اب بڑی قوت سے واپس آتے دکھائی دے رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ بعض احمدیوں کو برائیوں کا شکار دیکھ کر مایوسی کا اظہار کرتے ہیں ان کو میں بتاتا ہوں کہ یہ زندہ قوموں کا شیوہ نہیں ہے۔ انکی اصلاح کے لئے درد پیدا کریں۔ اور انکی اصلاح کی کوششیں کرتے رہیں۔

تصویری زبان میں خطبات کا جو سلسلہ جاری ہے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور خاص جرمنی کی جماعت کی مالی قربانی کا ذکر فرمایا اور فرمایا ۔ کہ اس جماعت نے باوجود دیگر مالی بوجھوں کے یہ بوجھ بھی اٹھایا ہے کہ اس کام پر جتنا بھی خرچہ ہے وہ جرمنی کی جماعت نے ادا کرنے کی پیشکش کردی ہے اس لحاظ سے جماعت جرمنی کا تمام دنیا کی احمدی جماعتوں پر احسان ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس مالی خدمت میں یورپ کی جماعتوں اور پاکستان کے بھی بہت سے لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ نے جسوال خاندان کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کے تمام بھائیوں، بہنوں اور افراد خاندان نے اس سلسلے کو منظم کیا۔ خصوصیت سے سب سے زیادہ خدمت کی توفیق مکرم وسیم جسوال صاحب کو ملی۔ جنہوں نے بہت محنت اور لگن سے اس سلسلے میں رابطے کئے تیکنیکی مسائل حل کئے۔ متعلقہ اداروں سے بات چیت کی۔ حضور نے فرمایا ان کو گویا اس کام سے عشق ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اہل خاندان کو جزائے خیر عطا کرے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کی ترقی کے منصوبے سرِعام بیان نہ کروں لیکن میں خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو بیان کرنے سے نہیں رکوں گا۔ یہ ہمارا مقدر ہے اس لئے احتیاط کے سارے تقاضے میں ایک طرف پھینک دیتا ہوں۔ جماعت کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سابق سوویت یونین کی نو آزاد شدہ ریاستوں میں بڑی تیزی سے جماعت احمدیہ کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھانے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی تیزی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے فلسفے اور کردار کو ان لوگوں نے سمجھا ہے ان لوگوں کے ذہن روشن ہیں اور وہ سچ کو جھوٹ سے الگ کرکے دیکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لئے جگہ جگہ سے مطالبے آ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ آئے اور ہماری مدد کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبے کے ذریعے جبکہ تین چوتھائی دنیا میں میری آواز سنی جا رہی ہے۔ میں جماعت کو اس ضرورت کے پورا کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے صاحبِ دل افراد اس پر صدق دل سے لبیک کہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سابق روس کی ایک ریاست کے نمائندہ کی طرف سے ہمیں یہ پیغام ملا ہے کہ ہمیں جماعت احمدیہ کے ماہرینِ اقتصادیات چاہئیں۔ تاکہ ان کی اقتصادیات کو بلند تر اور صحت مند بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے بدلے میں پیسے تھوڑے ملیں گے مگر احمدی مخلصین کو عظیم الشان خدمات کی توفیق ملے گی۔ صاحبِ دل احمدی کے لئے یہی سب سے بڑی جزا ہے حضور نے فرمایا جن جن لوگوں کو ہم بھجوائیں گے ان کو شریفانہ سفید پوشی کا گذارہ مہیا کیا جائے گا۔ ان کے بیوی بچوں کی دیکھ بھال کی جائے گی اور جملہ ضرورتیں ممکنہ حد تک پوری کرنے کا بندوبست کیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان ممالک میں اکنامکس، بینکنگ، فنانس اکاؤنٹنگ اور مارکیٹنگ کے ماہرین چاہئیں وہاں کوئی ان کی مدد نہیں کر رہا۔ ریاستیں ایک دوسرے سے الگ ہو چکی ہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ان کے پاس ہیں جو اچھے روشن امکانات رکھتی ہیں ان کو منظم کرنے کے ماہرین ان کے پاس موجود نہیں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے علاوہ ان کو جن شعبوں میں احمدی ماہرین کی ضرورت ہے۔ ان میں قانون دان، بزنس ایڈمنسٹریشن کے ماہرین۔ مارکیٹ اکانومی کے ماہرین، فارن ریلیشنز کے ریٹائرڈ ماہرین شامل ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ماہرین ان شعبوں سے وابستہ ہیں اور وہ اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے ممالک کے امراء کے ذریعے پیش کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سابق سوویت یونین کی ریاستوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھجوائے جانے والے متوقع ماہرین

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

اپنے وجود کو جھکائیں

جس طرح جسمانی ورزش میں کبھی جھکنا پڑتا ہے اور کبھی اوپر اٹھنا پڑتا ہے اور جسم کو مختلف حرکات و سکنات سے گرم بھی رکھنا پڑتا ہے اور اعصاب کو ڈھیلا اور سخت کر کے جسم کو طاقت اور چستی دینی ہوتی ہے۔ اسی طرح رُوحانی دنیا میں بھی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور کبھی زمین پر سر رکھ کر عجز کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن دونوں قسم کی ورزشوں میں ایک فرق ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسمانی ورزش میں کبھی اکڑنا بھی پڑتا ہے اپنے جسم میں تناؤ پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی مُکّا بھینچنا پڑتا ہے اور کبھی ہاتھ کو تھپڑ کی طرح دکھانا پڑتا ہے۔ رُوحانی ورزش میں عجز و انکسار ہی ساری کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔ کھڑے ہوں تو عجز سے۔ بیٹھیں تو عجز سے۔ سر زمین پر رکھیں تو عجز سے۔ جسم کو بھی جھکنا پڑتا ہے اور رُوح کو بھی۔ خدا کے لئے بھی جھکنا پڑتا ہے۔ اور بندوں کے لئے بھی جھکنا پڑتا ہے۔ خدا کے لئے جھکنے کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ بندوں کے لئے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے مقام کے مطابق عزت دی جائے۔ ہر وہ شخص جس کی مدد کی جا سکتی ہے مدد کی جائے۔ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد۔ غریب ہو یا امیر۔ یہی جھکنا ہے۔ اور اسی طرح جھکنے سے خدا بھی راضی ہوتا ہے اور بندے بھی خوش ہوتے ہیں۔

حضرت امام جماعت ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے گذشتہ دنوں فرمایا تھا:

> "اپنے نفوس کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ آپ کا کس حد تک اللہ کے بندوں سے تعلق ہے۔ خدا کے بندوں کے لئے اپنے وجود کو جھکائیں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا کی رحمت آپ کی طرف جھکتی ہے۔ آپ خود آسمانوں کی طرف نہیں اُٹھ سکتے ہاں آسمانوں والا اگر جُھک کر آپ کو اُٹھا لے تو پھر آپ اٹھائے جائیں گے"۔

اوپر اٹھنا انسان کی خواہش ہے اور جب یہ اوپر اٹھنا خدا کی طرف اٹھنے سے عبارت ہو تو کون ہے جو وہ سب کچھ نہیں کرے گا جس سے وہ اوپر اٹھ سکے۔ خدا کے قریب ہو سکے۔ اور خدا کی رحمت کا مورد بن جائے۔

پس ہم سب کو چاہیئے کہ ہم خدا کے لئے بھی جُھکیں اور اس کے بندوں کے لئے بھی جھکیں۔ اس سے خدا بھی خوش اور بندے بھی خوش۔ اور ہم خود تو خوش ہونگے ہی۔

آئیے آپ سے کہیں اِک بات
آپ کو دیں دلِ حزیں، سوغات
آپ سے لے کے ڈھیروں ڈھیر خوشی
ختم کر دیں غموں کے امکانات

ابوالاقبال

پھول چنتا ہوں تو خاروں کا خیال آتا ہے
مجھ کو ان دَرد کے ماروں کا خیال آتا ہے

زندگی بھر رہی محرومی ہی جن کا مقسوم
مجھ کو اِن سینہ فگاروں کا خیال آتا ہے

جن کے ایثار سے ہوتی ہے شبِ ہجر تمام
مجھ کو ان چاند ستاروں کا خیال آتا ہے

بزم میں جب مئے عرفاں کا کبھی جام چلے
مجھ کو ساقی کے اشاروں کا خیال آتا ہے

غمزدہ جیتے ہیں اُمیّد پہ خوشیوں کی مدام
بے سہاروں کو سہاروں کا خیال آتا ہے

بے سبب یاد نہیں کرتا کسی کو کوئی
وقت پڑنے پہ ہی یاروں کا خیال آتا ہے

دشتِ غربت میں ستاتی ہیں وطن کی یادیں
جب خزاں ہو تو بہاروں کا خیال آتا ہے

غرق طوفانوں میں ہوتے ہیں وہی لوگ جنہیں
آخری وقت کناروں کا خیال آتا ہے

جانے کیوں ذکر پہ ایثار و وفا کے صدّیق
مجھ کو اللہ کے پیاروں کا خیال آتا ہے

محمد صدّیق امرتسری

نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (.....) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰-۲۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

ان کو سمجھانا چاہیئے پیار اور محبت سے۔ ان کو بتانا چاہیئے کہ کون سی نیکیاں ہیں، کون سی سعادتیں ہیں جن سے تم محروم چلے آرہے ہو۔ جب تک یہ موقع مہیا نہ کیا جائے، اگر ہم چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے تو خدا کا کام ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ یہ قافلہ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ جائے گا لیکن یہ اور ان کی اولادیں پھر دنیا میں جذب ہو جائیں گی۔ ان کا کوئی سہارا نہیں رہے گا باقی۔ اس لئے انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ساتھ شامل کیا جائے اس لئے وہ سارے جو آج اس خطبے میں شامل ہیں وہ اپنے ماحول میں جاکر اس بات (کو پھیلائیں) کہ پہلے جو کمزور ہیں، جو خدا کی راہ میں خرچ سے ڈر رہے ہیں، ان کو بتایا جائے کہ تم تو محروم ہو رہے ہو۔ نیکیوں سے بھی محروم ہو رہے ہو اور خدا کے فضلوں سے بھی محروم ہو رہے ہو۔ اس دنیا سے بھی محروم ہو رہے ہو جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو۔ تمہارے روپیوں میں برکت نہیں رہے گی۔ تم اپنی اولادوں کی خوشیوں کو نہیں دیکھ سکو گے ان سے محروم کئے جاؤ گے۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری لذتیں نکل جائیں گی تمہارے دلوں سے اور ان کی جگہ غم اور فکر لے لیں گے۔ یہ تقدیر ہے ان احمدیوں کے لئے جو احمدیت کو چھوڑ کر دور جا رہے ہیں۔ یہی ہم نے دیکھا ہے ہمیشہ اور جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں اللہ ان کی قربانی رکھا نہیں کرتا۔ کون سا قربانی کرنے والا آپ نے دیکھا ہے جس کی اولاد فاقے کر رہی ہو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خاندان دیکھیں خدا نے فضل کئے ہیں۔ مگر اس وقت تک یہ فضل ہیں جب تک کوئی سمجھے کہ کس کی بناء پر ہیں۔ اگر کسی دماغ میں یہ کیڑا پڑ جائے کہ میری کوشش ہے میری چالاکی ہے، میرے ہاتھ کا کرتب ہے تو بڑا بے وقوف ہوگا۔ یہ ان چند روٹیوں کے طفیل مل رہا ہے جو حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے خدا کی راہ میں قربان کی تھیں۔ ابھی (۔) بھی عطا نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ تھا خدا کو پیش کر بیٹھے۔ یہ اسی کا صدقہ ہے جو کھایا جا رہا ہے۔ صرف وہی نہیں سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جو اسی قسم کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ ان کے والدین یا ان کے ماں باپ نے بڑے بڑے مشکل حالات میں گزارے کئے۔ جو کچھ میسر تھا، جو کچھ وہ بچا سکے خدا کے حضور پیش کر دیا اور آج اولادیں ہیں کہ پہچانی نہیں جاتیں۔ کہاں سے آئی تھیں کہاں چلی گئیں۔ ان کے پیچھے رہنے والوں کو دیکھیں جو محروم تھے ان سب قربانیوں سے ان کی شکلیں اور ہیں، ان کے ماحول اور ہیں، ان کی عقلیں اور ہیں، ان کے علم اور ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو خدا نے اتنی برکت دی۔ مگر پہچاننے کی ضرورت ہے۔ احساس کی ضرورت ہے جب تک یہ احساس زندہ رہے گا یہ قافلہ آگے بڑھتا رہے گا۔ اگر یہ احساس مٹ گیا اور ہم غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ یہ گویا ہماری ہی ہوشیاریوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے تو برکتیں چھینی جائیں گی۔ پھر ڈرتے کس بات سے ہیں؟ خدا کی راہ میں دینے والے کبھی خالی نہیں رہے رازق وہ ہے۔ وہ تو محبت اور پیار کے اظہار کے طور پر آپ کے دلوں کو پاک و صاف کرنے کے لئے آپ سے مانگتا ہے۔۔۔۔ اللہ تو غنی ہے اسی نے تمہیں سب کچھ دیا تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تو اس نے تمہارے لئے سارے انتظام کر دئے تھے۔ ساری کائنات کا مالک ہے اس کے خزائن کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں کے طفیل انسان رزق پاتا ہے اور رزق سے برکتیں حاصل کر سکتا ہے۔ ورنہ ایسے رزق والے بھی ہم نے دیکھے ہیں کہ دلوں میں جہنم لئے پھرتے ہیں کوئی رزق ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس خدا سے تعلق جوڑنے کے بعد پھر منہ موڑنا، یہ کہاں کی عقل ہے۔ یہ تو خودکشی ہے اس لئے محبت اور پیار سے سمجھائیں۔

میں نے تو بارہا یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اتنا نہیں دے سکتا جو شرح کے مطابق ضروری ہے تو صاف کہے، اپنے حالات پیش کرے۔ چندہ عام ہے وہ (امام جماعت) معاف کر سکتا ہے اور میں کھلا وعدہ کرتا ہوں کہ جو دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ میں نہیں پورا اتر سکتا، میری شرح کم کر دی جائے اس کی شرح کم کر دی جائے گی۔ لیکن جھوٹ نہ بولیں خدا سے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کروڑ دے رہا ہو اور آپ لاکھ کے اوپر چندہ دے رہے ہوں اور بتا یہ رہے ہوں کہ دیا ہی خدا نے لاکھ ہے۔ اللہ کوئی بھول جاتا ہے (اللہ تعالیٰ معاف کرے) کہ میں نے اس کو کیا دیا تھا اور اب یہ مجھے کیا واپس کر رہا ہے۔ جس نے دیا ہے وہ تو دلوں کے بھیدوں سے آشنا ہے وہ مخفی ارادوں سے آشنا ہے۔ وہ ان بنک بیلنسز سے آگاہ ہے جن میں روپے جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں اور تسلی نہیں پاتا انسان، اور بڑھانا چاہتا ہے۔ تو جو ضرورت مند ہے اس کی ضرورتوں کی فکر کی جائے گی۔ اس کی ضرورت کا لحاظ کیا جائے گا۔ اس کو خوشی سے اجازت دی جائے گی بلکہ ایسا ضرورتمند احمدی جو چندہ نہیں دے سکتا، امداد کا مستحق ہے جماعت کا کام ہے جہاں تک ممکن ہو اس کی امداد کرے لیکن خدا سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔ مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ خدا کے کام کیسے پورے ہوں گے اگر میں یہ فکر کروں تو مشرک بن جاؤں گا۔ مجھے اس بات کی ہرگز فکر نہیں ہے کہ اگر کوئی احمدی ضائع ہو گئے تو ان کی جگہ اور کیسے ملیں گے۔ ایک جائے گا تو خدا ہزاروں لاکھوں دے سکتا ہے اس کے بدلے اور دے گا۔ مجھے فکر یہ ہے کہ ایک بھی احمدی ضائع کیوں ہو کیوں ہمارا بھائی ایک اچھے رستہ پر چل کر بھٹک جائے اور ہم سے ضائع ہو جائے تو مجھے ان کی ذات کا غم ہے۔ اپنی جماعت کا غم تو کوئی نہیں۔ جماعت کا غم تو میرا خدا کرے گا اور وہی ہمیشہ کرتا چلا آیا ہے۔ جماعت کی ضرورتیں وہی پوری کرتا ہے اور وہی پوری کرے گا۔۔۔۔

تو یہ دعا بھی کرنی چاہیئے اپنے ان بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔ عقل دے۔ قربانیوں کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ ہماری باتوں میں تو کوئی اثر نہیں۔ جب تک خدا دلوں کو نہ بدلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ تو ان کے لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔

(الفضل ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

قومیں جب ترقی کر جاتی ہیں تو ان کو یاد کروایا جاتا ہے کہ تمہاری ترقی اس بات پر منحصر تھی کہ تم نے محنت کی تھی۔ اگر تم تنعم کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اپنے لئے یہی زندگی پسند کر کے بیٹھ گئے یا یہ سمجھ لیا کہ تم خدا کی خاص لاڈلی قوم ہو تمہیں یہ ترقی نصیب ہو گئی اور اب اس کو تم برقرار رکھ سکو گے تو خبردار (۔) ہم دوبارہ تمہیں بتاتے ہیں کہ اس ترقی کا قرار اس کا استقرار منحصر ہے اس بات پر کہ تم دوبارہ پھر ایک جدوجہد کا آغاز کرو اور دوبارہ اپنے اوپر ایک نئی سختی کی زندگی وارد کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہارا سارا ماحصل تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور دوبارہ تم ذلتوں اور نکبتوں کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دئے جاؤ گے۔ طوعاً و کرھاً تمہیں اس قانون کی لازماً پیروی کرنی پڑے گی (۔) تم یہ سمجھو گے کہ ہم مصیبت سے بچ کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں، لیکن خدا کی تقدیر تمہیں اجازت نہیں دے گی۔ تمہیں لازماً عسر کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اس لئے چاہو یا نہ چاہو تمہارا مقدر یہی ہے کہ ہر کوشش اور جدوجہد کے بعد جو تم پھل پاتے ہو اس کی لذتوں سے تبھی تک استفادہ کر سکو گے جب تک محنت کی زندگی کو اپنا شعار بنائے رکھو گے۔ غافل ہو جاؤ گے تو خدا کی تقدیر غافل نہیں ہو گی اس قانون سے۔ وہ نعمتیں چھین لے گی اور تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا اور کوئی پیش نہیں جائے گی اور پھر تم ایک نہایت فلاکت زدہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دئے جاؤ گے۔ یہ خلاصہ ہے ساری بنی نوع انسان کی تاریخ کا۔ جیسا کل سچ تھا ویسا آج بھی سچ ہے اور کل بھی اسی طرح سچ رہے گا۔

اس میں غریب قوموں کے لئے بھی ایک بڑا پیغام ہے اور اس آیت کے تکرار کو ایک اور پہلو سے دیکھیں تو ایک اور مضمون سامنے آجاتا ہے۔ دنیا میں مختلف قومیں مختلف حال پر ملتی ہیں بعض ایسی قومیں ہیں جو ترقی کی آخری منازل پر پہنچی ہوئی ہیں اور اس عروج کے نتیجے میں ان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان ترقی یافتہ اور پسماندہ قوموں میں بٹ جاتا ہے۔ ان حسرت زدہ قوموں کے لئے کیا خوشخبری ہے جو اپنے آپ کو ایسے بُرے حال میں پاتی ہیں کہ اپنی روٹی کے لئے بھی وہ دست نگر ہوتی ہیں ان قوموں کی جو ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں اپنے ہتھیاروں کے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ــــ نون ۔ سین

سعودی عرب میں اصلاحات

شاہ فہد نے ایک فرمان کے ذریعے کہا ہے کہ سعودیوں کو حکومت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے قابل بنانے کے لئے جن اصلاحات کا ذکر کیا جا رہا ہے انہیں فوری طور پر لاگو کیا جائے اور ملک کی ساٹھویں سالگرہ پر عوام الناس کا خاصا انتظامی ہاتھ ہونا چاہیئے اور انہیں پتہ چل جانا چاہیئے کہ وہ ایک ملک چلا رہے ہیں ۔ سعودی عرب کی سرکاری نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز شاہ فہد شہزادوں سے ملے اور اس کمیٹی سے بھی جس نے اصلاحات کے لئے بنیادی قواعد تیار کئے تھے ۔ جسے سعودی عرب کی ایک طرح سے کنسٹی ٹیوشن بھی کہا جا سکتا ہے ۔ اور ان سے گفت و شنید سے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ کمیٹی کے چیئرمین جو ان کے بھائی بھی ہیں اور وزیر داخلہ بھی اور جن کا نام شہزادہ نائف ہے سے کہا کہ اگلے اتوار کے روز وہ پھر ان سے ملیں اور جتنے قوانین فوری طور پر لاگو کئے جا سکتے ہیں ۔ جن کے ذریعے دستور تشکیل دیا جائے گا ۔ وہ لاگو کئے جائیں شوری کونسل جو اس دستور کے ذریعے قائم کی جائے گی اس کے ساٹھ اراکین ہوں گے اور شاہ فہد نے وزیر تعلیم شیخ محمد بن ابراہیم بن زبیر کو اس کا سپیکر مقرر کر کے حلف برداری کی رسم ادا کروائی ہے ۔ یہ اصلاحات جن کا اب ذکر کیا جا رہا ہے یکم مارچ کو شاہ فہد نے پیش کی تھیں ۔ اس وقت سے اب تک جو عملی پیش رفت ہوئی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اب سپیکر سے حلف لیا گیا ہے ۔ شوریٰ کے ذریعے شاہی خاندان کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی اپنی رائے دینے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ عوام الناس بھی حکومت کے چلانے میں حصہ دار سمجھے جائیں گے ۔ سعودی عرب کی حکومت ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو قائم ہوئی تھی ۔

جاپانی فوج کمبوڈیا میں

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں جاپان نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جاپانی فوج اپنے ملکی حدود سے باہر جا کر بھی فوجی کردار ادا کر سکے گی ۔ اگرچہ اسے ایسا کرنے کی ضرورت صرف اسی صورت میں پیش آئے گی کہ اقوام متحدہ کسی ملک میں قیام امن کے لئے مختلف ممالک کی فوجوں کو اکٹھا کر کے یہاں بھیجے ۔ اب کمبوڈیا میں اگلے سال مئی میں انتخابات ہونے والے ہیں اور وہاں کی فوج اس طرح بٹی ہوئی ہے کہ آپس کے جھگڑے وہاں کے امن کو برباد کر رہے ہیں یہ جھگڑے گذشتہ تیرہ سال سے جاری ہیں اور اب جمہوریت کی واپسی لانے کے لئے انتخابات کے موقعہ پر امن قائم ہونا چاہیئے چنانچہ یہ فوجی دستے وہاں جا کر ایک لاکھ ستر ہزار کی فوجی نفری سے اسلحہ بھی واپس لیں گے اور ان کے اپنے اپنے مقامات پر بھیجیں گے ۔ جاپانی فوجی دستے کے سات نگران جن میں سے سب سے زیادہ سینئر لیفٹیننٹ کرنل ۔ نے کہا ہے کہ ہم پر دباؤ تو بہت زیادہ ہے لیکن ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہمارا یہ دباؤ آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا اور ہماری کامیابیاں ہمارے لئے فخر کا باعث بنیں گی ۔ کامیابی اس لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے ملکی باشندوں کو یہ یقین دلایا جا سکے کہ فوج کے اس دستے کا باہر جانا ضروری ہے ۔ وہاں تو پہلے ہی حزب مخالف اس قانون کی مخالفت کرتا رہا ہے اور اب بھی مخالف ہے کہ فوجی دستے باہر بھیجے جائیں ۔

جنگ عظیم کے بعد سے لے کر اب تک یہ پہلا فوجی دستہ ہے جسے باہر بھیجا گیا اگر خدانخواستہ یہ اپنے کام میں ناکام ثابت ہوئے تو وہ لوگ جو جاپانی فوج کے باہر بھیجنے کے خلاف ہیں اس بات سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنے پراپیگنڈہ کو مزید تیز کر دیں گے ۔ لیکن سربراہ نے کہا کہ ہم کامیابی کے ساتھ واپس آئیں گے اور ہمارے سر فخر سے اونچے ہوں گے کہ ہم نے دنیا کے ایک خطے میں قیام امن میں مدد کی ہے ۔ آخر امن ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی ساری دنیا خواہاں ہے اگرچہ اس کے قیام میں مشکلات آتی ہیں لیکن اگر ان مشکلات کو سر کر لیا جائے اور امن کسی خطے میں قائم کر دیا جائے تو یقیناً یہ بات قابل فخر ہے ۔ ان کے علاوہ اکتوبر میں ۶۰۰ مزید جاپانی فوجی وہاں جائیں گے ۔ جن کے ساتھ پولیس کی ستر کی نفری ہوگی ۔ اور یہ لوگ وہاں جا کر پل مرمت کریں گے ۔ اور سڑکیں بھی ۔ گذشتہ تیرہ سال کی خانہ جنگی میں پلوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے اور سڑکوں کو بھی ۔ یہ سب چیزیں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو روزمرہ کی زندگی میں خاصی مشکلات کا باعث ثابت ہوتی ہیں ۔

بدھوں کا مندر

بھارت ۸۵۰ ملین باشندوں میں سے ۸۲ فی صد ہندو ہیں ۔ بدھا کے تین سو سال بعد اشوکا نے ایک جنگ کے بعد اپنا مذہب تبدیل کر کے اپنے آپ کو بدھا کا پیروکار بنا لیا تھا ۔ اور جہاں بدھا کو گیان ملا تھا (آج سے ۲۵۰۰ سال پہلے کی بات ہے) وہاں ایک مندر بنایا گیا تھا ۔ وہ مندر اب ہندوؤں کے قبضہ میں ہے ۔ بعض ہندوؤں کا خیال ہے کہ بدھ ازم ایک کافرانہ تحریک تھی جو ہندو برہمن کے خلاف برپا ہوئی اور بہت سے دیگر ہندو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بدھ ہندوؤں کے دیوتا وشنو کا اوتار ہیں ۔ بہرحال اب دنیا بھر کے بدھوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ مندر واپس لیا جائے ۔ اس کے لئے بدھوں کا ایک لانگ مارچ ہوگا جو مختلف شہروں سے گزرتا ہوا ۲۲ اکتوبر کو "بودھ گیا" میں اختتام پذیر ہوگا ۔ اس کے لئے دنیا بھر کے بدھوں کے نمائندے ہندوستان پہنچ رہے ہیں ۔ بدھوں کے جاپانی نمائندے جو ہندوستان میں ہیں اور جن کا نام بھاگاتا آریہ سورائی ساسائی ہے ان کا کہنا ہے کہ تمام ممالک سے بدھ مذہب کے پیرو بھارت آ کر اس جلوس میں شامل ہوں گے اور اس کے ذریعے مطالبہ کیا جائے گا کہ بدھوں کا مندر انہیں واپس دیا جائے ۔ واپس کیا جاتا ہے یا نہیں ۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ بھارت میں پہلے ہی بابری مسجد کا تنازعہ چل رہا ہے ۔ اب بدھوں کے اس مطالبہ سے کہ ان کا مندر واپس کیا جائے وہاں کی مذہبی فضا میں تناؤ بڑھ جائے گا ۔ اور اگرچہ اس بات کا تو امکان نہیں کہ بدھوں اور ہندوؤں میں خون ریز جھگڑے ہوں لیکن صرف تناؤ کا بڑھ جانا بھی سیاسی اور سماجی طور پر مشکلات پیدا کر سکتا ہے ۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

ڈش انٹینا

آج کل چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات لندن سے مواصلاتی سیارے کے توسط سے ڈش انٹینا کے ذریعے براہ راست ۲۰۷ پر دکھائی اور سنائے جا رہے ہیں ۔ اس لئے ڈش انٹینا صاحب حیثیت احمدی احباب اور احمدی جماعتوں کے لئے ضرورت بن گئے ہیں ۔ اس لئے جو احباب اور احمدی جماعتیں ڈش انٹینا خریدنے کا پروگرام بنا رہے ہیں یا جو خرید چکے ہیں ۔ اور انہیں پروگرام CATCH کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے ۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل باتیں کافی معلومات افزا ہوں گی ۔

۱۔ یہ پروگرام آپ ایشین ٹیلی ویژن نیٹ ورک پر دیکھ سکتے ہیں ۔

۲۔ اس کی ویڈیو فریکوئنسی ۱۲۷۵ اور آڈیو فریکوئنسی ۰۵۔۷ ہے ۔

۳۔ اس پروگرام کو دیکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ کی ڈش نہ صرف معیاری میٹریل سے بنی ہوئی ہو بلکہ اس کا سائز کم سے کم ۱۰ فٹ قطر کا ہو ۔ اگر سائز ۱۲ فٹ ہو تو زیادہ بہتر رہے گا ۔ لیکن ۱۰ فٹ قطر کی ڈش پر بھی پروگرام صاف آ رہے ہیں ۔ اسلام آباد یا کراچی کی بنی ہوئی ڈشیں معیاری ہیں ۔

۴۔ معیاری ڈش کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کا RECEIVING SET بھی کسی معیاری کمپنی کا بنا ہوا ہو ۔ امریکہ کا بنا ہوا PORTOPIA سیٹ بھی معیاری ہے ۔ حضور کے خطبہ کا ٹائم جمعہ کے روز شام ۵-۱۵ بجے سے ۶-۴۰ تک ہے

۵۔ ایشین ٹیلی ویژن نیٹ ورک STAR TV B.B.C وغیرہ جہاں بدلتے ہیں ۔ اس سے ایک سے چار انچ دائیں طرف اور ایک سے تین انچ اوپر کی طرف CATCH ہوتا ہے اور یہ پروگرام چینل نمبر ۸ پر ہوتا ہے امید ہے احباب جماعت ان معلومات سے فائدہ اٹھائیں گے ۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں اور کسی معاملہ میں تکبر نہ کریں ۔" ــــ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ——— پروفیسر بشارت الرحمٰن

محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری

خاکسار کے والد محترم صوفی عطاء محمد صاحب راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر میں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ دادا جان کا نام میاں امام بخش صاحب قریشی فاروقی۔ اور دادی جان کا نام برکت بی بی تھا۔ دادا جان محکمہ انہار میں ملازمت کرتے تھے اور دریائے ستلج کی نہر سرہند کی کھدائی انہی کے زمانہ ملازمت میں ہوئی۔

والد صاحب بچپن ہی سے بڑے ذہین طالب علم تھے اور ۱۹۰۸ء میں بہت اچھے نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر اسلامیہ کالج لاہور میں ایف اے میں داخلہ لیا اور کالج کے ہوسٹل میں رہائش اختیار کی۔ مگر کچھ عرصہ بعد مرضِ طاعون میں گرفتار ہو گئے۔ مرض سے تو اللہ تعالیٰ نے نجات دی مگر اس کے نتیجہ میں ان کے اعصاب پر بہت برے اثرات مرتب ہوئے جو ساری عمر ہی جاری رہے۔ پڑھائی بھی ختم کرنی پڑی۔ شدید توہمات میں گرفتار ہو گئے کہ راہوں میں بعض احمدی بزرگان سے ان کی ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے انہیں حضرت بانی سلسلہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ ہمیش شآبیب رحمت نازل کرتا رہے) کی کتب سنانی شروع کیں۔ ان بزرگوں میں سے نمایاں ہستی مکرم حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب نے ان کے توہمات پر نہایت خوش کن اثر کیا جیسے کہ زخموں پر پھایا رکھ دیا جائے۔ چنانچہ والد صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ والد صاحب راہوں کو خیر باد کہہ کر حضرت امام اول کی خدمت میں قادیان حاضر ہو گئے اور ان سے اپنا جسمانی و روحانی علاج شروع کرایا۔ فرماتے تھے کہ طبی ادویہ جو مجھے دی گئیں ان میں سے اکثر میں سفوف افتنتین شامل ہوتا تھا اور حضرت امام اول نے فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم اس دوائی پر مداومت اختیار کرو گے تو تمہیں پتھر بھی ہضم ہو جایا کریں گے۔ معدہ، جگر کے لئے یہ دوائی بہت ہی مفید ہے مکرم والد صاحب ۱۹۱۲ء میں قادیان آ گئے تھے۔ قادیان میں کچھ عرصہ بعد پیچش کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ اور حالت نازک ہو گئی۔ اس کی اطلاع راہوں ضلع جالندھر میں ان کے والدین کو ہوئی تو وہ دونوں انہیں واپس لے جانے کے لئے قادیان آئے۔ والد صاحب نے ان کے ساتھ واپس جانے سے صاف انکار کر دیا کہ میری زندگی اور موت بس اب اس جگہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ دادی جان ان سے بہت ہی محبت کرتی تھیں۔ وہ اپنے لختِ جگر کو اس حالت میں چھوڑ کر قطعاً واپس جانے کے لئے تیار نہ تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دادا جان راہوں کی کچھ جائیداد کو فروخت کر کے سارے کنبے سمیت قادیان آ بسنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ راہوں کی وسیع حویلی دس ہزار روپے میں فروخت کر دی گئی۔ اور قادیان محلہ دارالرحمت میں کئی مکان بنا لئے گئے۔ اور سارے خاندان نے ہی راہوں۔ ضلع جالندھر سے ترک وطن کر کے قادیان میں آ بسیرا کیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے میرے والد صاحب نے تو ۱۹۱۰ء میں حضرت امام اول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ قادیان میں آ کر بس جانے کے بعد دادا جان نے بھی کچھ عرصہ بعد حضرت امام ثانی کی امامت میں احمدیت قبول کر لی۔ اور خاندان کے سب افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ اس طرح میرے والد صاحب سارے خاندان کو احمدیت میں داخل کرنے کا ذریعہ بنے۔

والد صاحب اپنی اعصابی تکلیف کی وجہ سے ساری عمر جم کر کوئی ملازمت یا کام نہ کر سکے۔ بعض اوقات دفاتر سلسلہ میں بھی کام کیا۔ بچوں کو ٹیوشنز پڑھانے کا کام بھی کرتے اور یہ سلسلہ اخیر عمر تک کم و بیش جاری رہا۔

قادیان آ بسیرا کرنے کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی لاکھوں لاکھ سلامتیاں آپ پر ہوں) کے ایک رفیق شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی (جو حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی کے ساتھ ہی قادیان آئے تھے) نے والد صاحب کی دینی اذکار کا شوق مشاہدہ کر کے انہیں اپنا داماد بنا لیا اور میری والدہ استانی امۃ الرحیم صاحبہ سے ان کی شادی ہو گئی جس سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں اولاد ہوئی۔ میری والدہ ۱۹۳۰ء میں فوت ہوئیں جبکہ خاکسار چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور اس کے بعد میری دادی جان۔ برکت بی بی صاحبہ نے میری اور میرے بہن بھائیوں کی پرورش کی ذمہ داری سنبھالی۔ والد صاحب نے دوسری شادی ۱۹۴۰ء کے بعد قادیان میں کی جس سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں اولاد ہوئی۔ والد صاحب نے ربوہ میں ۱۳ مئی ۱۹۷۲ء کو اسی سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

والد صاحب کی ساری زندگی ہی متوکلانہ رنگ میں بسر ہوئی۔ ہر مشکل کے وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لیتے اور ہم سب بچوں کو بھی اس میں شامل کرتے۔ خاکسار بچپن سے ہی بہت کمزور صحت کا حامل رہا ہے۔ ذرا سی پریشانی اور مشکل کے پیش آنے پر سخت گھبراہٹ کا اظہار کرتا۔ والد صاحب ایسے موقعوں پر ہمیشہ یہ کہا کرتے کہ ؎

مترس از بلائے کہ شب درمیان است

یعنی اس آفت اور بلا سے ڈرنا نہیں چاہئے جس کے آنے میں ایک رات کا فاصلہ ہو۔

یعنی ہمارا خدا زندہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ بس رات لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنا فضل اور رحم نازل کرے گا۔

الغرض والد صاحب کی ساری زندگی دعاؤں کے ماحول میں ہی گزری۔

خاکسار کے لئے تو والد صاحب دعاؤں کا ایک سائبان بنے ہوئے تھے۔ ربوہ سے کسی سفر پر جاتا تو سٹیشن تک ضرور ساتھ جاتے۔ اور جب تک ٹرین نظر سے غائب نہ ہو جاتی کھڑے رہتے اور دعائیں کرتے رہتے۔ لاہور میں خاکسار نے ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے انڈین سول سروس کے امتحانات دیئے تین گھنٹے کا پرچہ ہوتا اور ان تین گھنٹوں میں والد صاحب البیت المبارک قادیان میں میرے لئے دعا کرتے رہتے۔ ربوہ میں دارالرحمت غربی میں اپنے مکان کے باورچی خانہ کے اوپر INTER ROOFING کر کے خاکسار نے انہیں ایک چھوٹا سا "کمرہ دعا" بنا دیا تھا۔ اور اس میں پنکھا لگوا دیا تھا۔

والد صاحب کی اولاد چار بیٹوں اور سات بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں وفات پا چکی ہیں۔ باقی اولاد میں سے خاکسار ربوہ میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی لندن میں۔ ایک بیٹا اور بیٹی لاہور میں اور ایک بیٹی کوٹ ادو میں ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ ہم سب بہن بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ہماری دوسری والدہ محترمہ سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ لاہور میں سب سے چھوٹے بیٹے کے پاس رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیں ان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالرحمٰن شاکر

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ

میری والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ موضع چکر تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ کی رہنے والی تھیں۔ ماں باپ فوت ہو چکے تھے۔ بڑا بھائی ناظر حسین ریلوے پولیس لدھیانہ میں ملازم تھا۔ زرعی زمین تو تھی مگر بارانی ہونے کی وجہ سے آمد کم ہی ہوتی تھی تاہم گذارہ ہو جاتا تھا۔

میرے والد محترم چوہدری نعمت اللہ گوہر صاحب محکمہ بندوبست کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ وہاں کسی نے ان کو ایک کتاب دی۔ جس سے جستجو کا سلسلہ شروع ہوا حسن اتفاق سے حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب اسی محکمہ میں پٹواری تھے۔ انہوں نے والد صاحب کو راہ دکھائی۔ اس واقعہ سے قبل میری والدہ کی شادی والد محترم سے ہو چکی تھی۔ دونوں نے مشورہ کیا کہ قادیان جا کر حالات معلوم کریں قادیان آئے۔ ماحول دیکھا اور آخر جماعت میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا۔

قادیان آ کر میری والدہ کو اکثر سچے خواب آنے لگے اور کایا پلٹ گئی۔ والد صاحب عام فہم مسائل سمجھا دیتے تھے۔ یہاں دو ماہ رہ کر واپس وطن چلے گئے اور اپنا آبائی مکان فروخت کر کے پھر قادیان آ گئے۔

اکثر وطن کو یاد کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ آؤ تم کو وطن لے چلوں تو کچھ سوچ کر چپ ہو جاتیں۔ یہی خیال آتا کہ اگر وہاں فوت ہو گئی تو کسی نے دعا کیلئے بھی نہیں آنا۔ والد صاحب ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۷ء تک مزنگ سکول لاہور کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ والد صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہوا اور معطل کر دیئے گئے۔ اس بات کو والدہ نے بہت محسوس کیا اور اکثر دل کی تکلیف ہو جاتی مقدمہ لمبا ہوتا گیا۔ آمدنی مطلق نہ تھی۔ آخر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو سارا واقعہ لکھا تو حضور نے فرمایا یہاں آ جائیں۔ حضور خود دوا دیتے رہے مگر مرض جڑ پکڑ گیا۔ آخر کار ۲۹ دسمبر ۱۹۱۸ء

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

وعدہ - اور اس کا پورا کرنا

دنیا میں اکثر انسان دوسروں سے وعدہ کرتا ہے اور اسے اس بات کا دھیان رہتا ہے کہ اسے پورا بھی کرنا ہے لیکن بعض اوقات وہ اپنے آپ سے کہتا ہے ابھی وقت ہے پورا کر ہی دیں گے۔ جن سے جو وعدہ کیا جاتا ہے اس میں تاخیر ہو جاوے تو وہ اس کی یاد دہانی بھی کرواتے رہتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی اور فطرتی امر ہے کہ انسان یاد دہانی چاہتا ہے اور یاد دہانی کرواتا ہے۔ جو لوگ وعدہ کر کے اسے پورا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔ وہ خود بھی اپنے اندر شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص جب ان کو یاد دہانی ہو، اور جن سے وعدہ کیا ہوتا ہے ان کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ کیونکہ وعدوں کی بنا پر انہوں نے بعض کام کرنے ہوتے ہیں اور اس میں عملی دقت پیدا ہوتی ہے۔

فرض کریں ایک ایسوسی ایشن، سوسائٹی یا جماعت نے بعض کام کرنے ہیں جن کے لئے ظاہر ہے رقم کی بھی ضرورت ہوگی۔ مثال کے طور پر انہوں نے غربا مساکین یتامیٰ مستحقین اور محرومین کی مدد کا کام کرنا ہے جس کے لئے کوئی سکیم ہے جس کے تحت پانچ سال میں بہت سے اچھے اچھے کام کرنے ہیں اور دو سو ممبران سوسائٹی یا جماعت نے اس غرض کے لئے اپنی خوشی سے مبلغ ایک لاکھ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ گویا ہر ممبر نے اوسطاً ۵۰۰ روپے ادا کرنے ہیں۔ یہ رقم گو پانچ سال میں ادا کرنی ہے لیکن کام کرنے کے لئے تو یہ نہیں کر سکتے کہ وہ ۵ سالوں پر تقسیم کر کے ہوگا بلکہ ابتداء میں زیادہ رقم کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً پہلے سال چالیس ہزار روپے کی ضرورت ہے دوسرے سال تیس ہزار اور آئندہ ۳ سالوں میں ہر سال دس ہزار روپے۔ تو ظاہر ہے کہ کام چلانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سال کم از کم ۸۰ وعدہ کنندگان سالم رقم ۵۰۰ روپے فی کس ادا کر دیں۔ دوسرے سال کم از کم ۶۰ وعدہ کنندگان سالم وعدہ کی رقم ادا کر دیں اور آئندہ سالوں میں ہر سال ۲۰ وعدہ کنندگان اپنے وعدہ کی سالم رقم ادا کرتے جائیں تو کام میں حرج واقع ہونے سے محفوظ رہیں گے۔ پس سوائے ان ممبران کے جن کو کوئی مجبوری ہے اور ان کے حالات اجازت نہیں دیتے۔ اکثر ممبران کو کوشش کر کے جتنی جلد ہو سکے پہلے، دوسرے یا تیسرے سال میں سالم رقم ادا کر کے اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے۔

بعض وعدے خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں ان کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے اور ان کا پورا کرنا زیادہ ذمہ داری اور مستعدی چاہتا ہے

پس کسی بھی تحریک یا سکیم کے لئے خدا کی دی ہوئی توفیق سے جو وعدہ بھی کیا جائے۔ اس کی ادائیگی اول وقت یا جتنی جلد ہو سکے کر دینی چاہیئے۔ اس کے کئی فوائد ہیں:

۱۔ اول وقت ادائیگی زیادہ ثواب کا موجب ہے کیونکہ اولین کی قربانی زیادہ شان رکھتی ہے۔ آج جو کام ۵۰۰۰ روپے میں ہو سکتا ہے سال دو سال بعد ۶۰۰۰ یا ۸۰۰۰ میں ہوگا۔ روپیہ کی قوت خرید دن بدن کم ہو رہی ہے اس لئے جتنی جلد رقم متعلقہ کام پر لگ جائے گی وہ کام بہتر طور پر سرانجام پا سکیں گے۔

۲۔ کسی کی آمدنی میں سے خدا کی راہ میں رقم نکالنے کے بعد باقی ماندہ رقم کی جو کیفیتی قیمت "(POTENTIAL VALUE)" پہلے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ تجربہ بتاتا ہے کہ خدا کی راہ میں رقم نکالنے کے نتیجہ میں بے شمار زائد اور ناگہانی اخراجات سے انسان محفوظ رہتا ہے اور اس کے کام غیب سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں اور قلیل رقم میں ایسے کام ہو جاتے ہیں جن کے لئے عام آدمی کو کثیر رقم خرچ کرنا پڑتی ہے۔ پس یہ برکت جتنی جلد لے سکیں لینی چاہیئے اور سلامتی اور امن میں آ جانا چاہیئے۔

۳۔ اس محض للہی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے مزید افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔ اور بندے کی توفیق خدمت و قربانی میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ ایسا عجیب سرور اور فرحت محسوس کرتا ہے کہ مزید قربانی پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

۴۔ حالات کا کوئی اعتبار نہیں کسی وقت بھی تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اور بعض ایسی صورتیں بعض اوقات بن جاتی ہے کہ پھر وعدہ کرنا مشکل نظر آتا ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ پہلے کیوں نہ ادا کر دیا۔ لہٰذا جتنی جلد ہو سکے وعدہ پورا کر کے فارغ ہو جانا چاہیئے۔

۵۔ وعدہ جب تک ادا نہ ہو جائے وہ قرض ہے اور انسان کی زندگی کا بھی کوئی اعتبار نہیں تو پھر کیوں نہ جلد اس قرض سے سبکدوش ہو کر اطمینان حاصل کر لیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے کئے ہوئے وعدوں کو اول وقت میں پورا کرنے کی توفیق ملے۔ اے خدا ایسا ہی کر

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

کو روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری والدہ محترمہ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

بلا تبصرہ

۲۵ اگست ۱۹۹۲ء کو روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ لیکن دینی جماعتیں باہمی سر پھٹول میں مصروف ہیں۔

قادیانی باطل ہونے کے باوجود بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ شور و غل اور ہنگامہ آرائی کے بغیر نہایت خاموشی سے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں شب و روز مصروف ہیں۔ قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں ان کے مبلغین دور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور قوت لایموت پر قانع ہو کر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں آسٹریلیا کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ ادھر ہماری کیفیت یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے بجٹ چند لاکھوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔ مگر اندرون پاکستان عیسائی مشنری "ذکری" اور بہائی لوگوں کو دین سے برگشتہ کرتے بلکہ مرتد بنانے میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ ان کے تبلیغی مشن ان کے اشاعتی پروگرام زور و شور سے جاری ہیں وہ اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کے لئے لٹریچر کے انبار لگا رہے ہیں پھر وہ جدید تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر سائنس کی کرشمہ سازیوں سے خوب استفادہ کر رہے ہیں۔ مگر دینی جماعتیں اور ان کے سربراہ تکفیر کی بمباری میں مصروف ہیں۔

روزنامہ جنگ نے اپنے صفحہ آخر پر یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آسٹریلیا، افریقہ یورپ، ایشیا ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ہوتا ہے۔ تو حج کی پوری کیفیات اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی اور افریقی ملکوں تک منتقل پہنچائی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب کو سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا

مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اور ان کے قدآور سربراہ موجود ہیں۔ ان کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں۔

سیارے کے ذریعے کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کئے گئے۔ ہمارے ملک میں دو بڑی قومی سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ جس کے سربراہ جناب محمد خان جونیجو ہیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی جن کی قائدہ بنت بھٹو مسز بے نظیر زرداری ہیں۔

یہ دونوں جماعتیں باری باری ملک کی حکمران رہتی ہیں۔ ان دونوں لیڈروں کی تقریریں آج تک نہ ٹیلی کاسٹ کی گئیں اور نہ ہی دوسرے ملکوں میں انہیں پہنچایا گیا۔

میاں نواز شریف ملک کے وزیراعظم اور قائد ایوان ہیں۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خان چیف آف سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ ہیں ان کے خیالات خطابات اور تقریریں بھی آج تک سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ نہیں کی گئیں۔ کیونکہ سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کر کے دور دراز ممالک تک اپنے خیالات پہنچانا، بہت مہنگا کام ہے جو ہمارے جیسے غریب ملک کی بساط سے باہر ہے۔

ہم پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور سربراہوں کو یہ دعوت فکر دیں گے کہ خدا کے لئے اسلام کی عظمت کے لئے دین کی سربلندی کے لئے رسول اللہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کی ناموس کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ ہمیں اندیشہ ہے

ع۔ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔ اقبال مرحوم کی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ

ع تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
بادنیٰ تصرف نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں۔

تفصیلی مضمون کسی دوسری مجلس میں لکھیں گے۔ مضمون سمیٹنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۲۵ اگست کے روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر کی خبر کے متن کو پیش کر دیا جائے۔ تاکہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ پھل

تازہ پھل قدرت کی بیش بہا نعمت ہیں۔ جو انسانی صحت کے لئے بہت ہی مفید ہوتے ہیں۔ پھل دار درخت اور پودے لگانا کار خیر ہے۔ اسی طرح پھل دار پودوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنا بھی نہایت ضروری امر ہے۔ آجکل کنوں، سنگترے اور امرود وغیرہ کے پودوں کو جن کو پھل لگے ہوتے ہیں کھاد ڈالنا نہ بھولیں۔ اس سے بہتر پھل حاصل کیا جاسکے گا۔

اسی طرح بارشوں کے بعد باغوں کی دیکھ بھال کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ کئی طرح کے جراثیم اور کیڑے ان کو خراب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مشورہ کر کے سپرے ضرور کریں۔

خاص طور پر جڑی بوٹیوں اور زائد اگنے والی گھاس وغیرہ کو اکھاڑ دینا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ برسیم بونے کا وقت آرہا ہے۔ مالٹے وغیرہ کے درمیان برسیم کی کاشت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ کسی اور مناسب جگہ برسیم کی کاشت کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۸۰ میں قیصر محمود گوندل ولد اللہ دتہ گوندل قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۴۹ گلشن بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) پلاٹ بیرقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے (۲) موٹر سائیکل مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قیصر محمود گوندل نمبر ۱۴۹ گلشن پارک اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حفیظ اللہ خان معاون سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کو دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ کی حفاظت میں جائیں۔ اللہ کی جناب میں نیک کام بجالائیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے پچھلے خطبات کے تسلسل میں فرمایا کہ آج باقی وقت میں خیانت کے موضوع پر بات کروں گا۔

جھوٹ کے بعد سب سے خوفناک اور ہولناک برائی خیانت ہے۔ کیونکہ یہ برائی ایمان والے کی ایمانی حالت کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو انفرادی طور پر جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا وہ جھوٹ سے بالکل پاک ہوچکے ہیں۔ کیا وہ خیانت سے بالکل اجتناب کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ کیونکہ اگر کسی میں جھوٹ اور خیانت اکٹھے جمع ہوجائیں تو وہ صاحب ایمان کہلا ہی نہیں سکتا۔ اس کی اس طرح سے مثال ہے کہ اگر کسی قوم کو یا فرد کو بھوک کا لباس پہنا دیا جائے تو جو اس کا حال ہوتا ہے یعنی اس کے گھر کی اشیاء اور پھر برتن تک بک جاتے ہیں اور آخرکار اس کے تن کے کپڑے بھی بکنے لگتے ہیں یہ جو حال بھوک انسان کا کر دیتی ہے۔ یہی حال انسان کے باطن کا خیانت کرتی ہے۔ یعنی اس میں موجود ہر چھوٹی یا بڑی خوبی کو ایک ایک کر کے کھا جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اموال میں خیانت کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کی بھی خیانت کے مرتکب ہونے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم بندوں کے خائن ہو تو خدا اور اس کے رسول کے بھی خائن ہو جاؤ گے۔ یہ بات اسی طرح ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ جو بندوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں اموال کی خیانت کا واقعہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے لیکن شاذ کے طور پر اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے تو پھر اس خائن کو معاف کروانے والے اور سفارشیں کرنے والے احمدی سامنے آجاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خائن کے بارے میں یہ اصولی ہدایت واضح کر دی ہے کہ ایسے شخص کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ لیکن اموال میں خیانت کرنے والے کو معاف کروانے کی سفارش کرنے یا وکالت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔

حضور نے آخر میں براہ راست خطبہ سننے والوں پاکستان، بھارت جاپان، انڈونیشیا، آسٹریلیا اور افریقہ کے احمدیوں کو اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچایا۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

لئے، اپنی بقا کے لئے، اپنی تعلیم کے لئے کشکول ان کے مقدر میں لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بتاتا ہے کہ اے میرے بندو! تمہارے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان قوموں نے جس قانون کے تابع ترقی کی تھی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ (۔) لازماً تمہارا عسر بھی لیسر میں تبدیل کر دیا جائیگا اگر اس قانون کی پیروی کرو گے۔ ایک انگریز شاعر نے اسی بات کو اپنے بھونڈے اور کمزور رنگ میں یوں بیان کیا:

IF WINTER COMES CAN SPRING BE FAR BEHIND?

کہ اگر خزاں آگئی ہے تو کیا۔ بہار کا موسم بہت دور پیچھے تو نہیں ہے نا، وہ بھی تو آہی جائے گا۔ تو اس سے مجھے یہ اشارہ ملا کہ یہ قانون قدرت ہر دوسری چیز پر حاوی ہے۔ نظام قدرت میں بھی یہی چیز ملتی ہے۔

ہر عسر کے بعد ایک لیسر خدا نے رکھا ہوا ہے اور ہر لیسر کے بعد پھر اس عسر کا دور آتا ہے اور یہی زندگی کا نام ہے۔ یہی فلسفۂ حیات ہے۔ یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہر چیز پر حاوی چلا جارہا ہے۔"

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

اہل درد اہل فکر، خبر پڑھ کر اس کا صحیح تجزیہ کر سکیں اور حالات وظروف کا جائزہ لے سکیں۔ روزنامہ جنگ بایں الفاظ سرخی لکھتا ہے:۔

مرزا طاہر احمد کا خطبہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا، خبر کا متن یہ ہے۔

ربوہ۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بدظنی بھی جھوٹ ہے اور دنیا کے اکثر جھگڑے بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والی قوموں کا رزق چھین لیا جاتا ہے۔ اس میں دیندار اور غیر دیندار کا کوئی فرق نہیں۔ جو قومیں سچ کو اختیار کرتی ہیں ان کے رزق میں برکت ملتی ہے۔ مسلم دنیا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آیا جائے۔ اور بھائیوں جیسے تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان کا یہ خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا کے چار براعظموں میں ٹی وی پر دیکھا اور سنا گیا۔ ان براعظموں میں آسٹریلیا، ایشیا، یورپ اور افریقہ شامل ہیں عنقریب ان کے خطبات امریکہ اور کینیڈا میں بھی اسی طرح براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ "ڈش انٹینا" کے ذریعے دیکھے اور سنے جایا کریں گے۔

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۱۱ ستمبر ۹۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۳۔ اکتوبر۔ تیز دھوپ گرمی کا سبب بن جاتی ہے۔ تاہم سائے میں خوشگوار ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

○ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر روس نے تشویش کا اظہار کیا ہے روسی لیڈروں کا کہنا ہے کہ جب تک کشمیر کا تنازعہ پرامن طور پر حل نہیں ہو جاتا جنوبی ایشیا میں استحکام پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ روسی لیڈر افغانستان اور وسطی ایشیا کی ریاستوں میں بھی امن و استحکام کے خواہاں ہیں۔ روس اور پاکستان بہت جلد اعلیٰ سیاسی سطح پر باہمی دوستی کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ایک اعلان پر دستخط کریں گے۔ یہ بات ماسکو کے چھ روزہ دورے سے واپسی پر امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اکرم ذکی نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے بتائی۔

○ ایمسٹرڈم ائرپورٹ پر پی آئی اے کی ایک اور ائیربس معمولی حادثے کا شکار ہو گئی۔ اس کے دو ٹائر پھٹ گئے۔ مسافر بری طرح خوفزدہ ہو گئے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ میں اقوام متحدہ کے تحت مسئلہ کشمیر حل کروانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

○ جے یو آئی کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ جب تک بلوچستان کے وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی وزیر اعظم کے خلاف چلتے رہے ہم نے ان کی حمایت کی اب ان کی حکومت کے خاتمے کے لئے ہم نے بگٹی سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔

○ عراق کے مسلح دہشت گردوں کا ایک گروہ پاکستان میں داخل ہونے کی اطلاعات کے بعد متعلقہ اداروں کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ یہ مسلح دہشت گرد امریکی اور کویتی سفارت خانوں کو دھماکوں سے اڑا سکتے ہیں۔ طیارے اغوا کر سکتے ہیں۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ہندواڑہ کے مقام پر پورا ایک گاؤں جلا کر راکھ کر دیا۔ بے شمار لوگوں کو زندہ جلانے کی خبریں ملی ہیں۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ ائیر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ پی ڈی اے کو ڈیڑھ ماہ قبل اسمبلیوں سے مستعفی ہو جانا چاہیئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات دوبارہ ہونے چاہئیں فوج کا اقتدار سنبھالنا اچھا نہیں ہوگا۔

○ پیر صاحب پگارہ نے کہا ہے کہ چادر اور چار دیواری کا سب سے زیادہ ذکر اور سب سے زیادہ ستیاناس جنرل ضیاء کے دور میں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں جو لوگ سدھرنا چاہتے ہیں وہ سمجھ جائیں گے اور باقی لوگ گرفت میں آ جائیں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے روزنامہ دی نیوز کے خلاف بغاوت کا مقدمہ واپس لینے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلی بار کوئی پاکستانی حکومت صحافت کی رائے کا دباؤ قبول کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔

○ صدر مملکت نے ترکی کے دورے کے دوران ٹرکش پریس کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں صحافت خوفناک حد تک آزاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافت کو مکمل آزادی ۱۹۸۸ء میں ملی جب اسے جکڑنے والے قوانین ختم کر دیئے گئے ترک صنعتکاروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک اپنی اقتصادی منڈی اور بینک قائم کریں انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں سرمایہ کاری پہلے سے آسان ہو گئی ہے ۱۱۵ یونٹوں کو نجی شعبہ کے حوالے کیا جا چکا ہے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر شجاعت حسین نے کہا ہے کہ دی نیوز کے خلاف مقدمہ غیر مشروط طور پر نہیں بلکہ اخبار کے معافی مانگنے پر واپس ہوا ہے۔ اخبار کی طرف سے باقاعدہ معافی نامہ داخل کیا گیا۔

○ منگلا ڈیم کے ریذیڈنٹ انجینئر نے کہا ہے کہ تباہی کی ذمہ دار سول انتظامیہ ہے۔ انجینئر کا کہنا ہے کہ سیلاب سے تین گھنٹے قبل ڈیم کے سپل وے کھول کر ڈپٹی کمشنر جہلم کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ واپڈا کے انجینئر تیس گھنٹے سے زیادہ وقت کنٹرول روم میں موجود رہ کر ڈیم کے گیٹ کھولنے کی نگرانی کرتے رہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ وقت آنے پر الذوالفقار کے مسئلہ سے بھی نمٹ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی دفاع کے بارے میں کسی پریشانی کی بات نہیں قوم چین کی نیند سوئے۔

○ پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے درمیان تعاون کی نئی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ قاضی حسین احمد پروفیسر غفور اور اسلم سلیمی نے میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر سے ابتدائی بات چیت کی ہے۔

○ کراچی میں ڈاکو ۲۰ لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ چھینی ہوئی کار پر ڈاکوؤں نے تین وارداتیں کیں۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ صدر نے ان سے کہا تھا کہ جے یو آئی کے سوا باقی سب کرپٹ ہیں۔ انہوں نے صدر مملکت کو حقیقت شناس قرار دیا مگر کہا کہ حکومت کے خلاف کارروائی میں ان کی ذاتی مشکلات رکاوٹ ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر مسٹر نفیس صدیقی نے کہا ہے کہ سندھ میں امن وامان کی خراب صورتحال کی وجہ سے اقتصادی بدحالی نے جنم لیا ہے نئی صنعتوں کے قائم نہ ہونے اور پرانی صنعتیں شروع نہ ہونے کی وجہ سے بیروزگاری بڑھی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں اور حریت پسندوں کے درمیان ایک جھڑپ میں ۱۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ بھارتی درندوں نے ہندواڑہ میں ایک گاؤں کو آگ لگا دی۔ متعدد افراد زندہ جل گئے۔

○ انگولا کے صدارتی انتخابات میں ڈوس سنیٹوس نے برتری حاصل کر لی ہے۔

○ امریکی صدر جارج بش اور صدارتی امیدوار کلنٹن کے درمیان ٹیلی ویژن پر مباحثے ہوں گے۔

○ حکومت جرمن نے ٹرانزٹ ویزے کی میعاد جو قبل ازیں ساٹھ یوم تھی صرف تیس دن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ روس کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ "معاشی مفادات" کے تحت خلیج میں "عدم استحکام چاہتا ہے۔

○ اردن کے شاہ حسین کی سالی کے زیورات لندن میں چوری کر لئے گئے ان زیورات کی مالیت ساٹھ لاکھ پونڈز کے برابر تھی۔

○ امریکی طیارہ بردار جہاز کا ترک بحری جہاز پر حملہ ۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ بحری مشقوں کے دوران امریکی جہاز نے اچانک ترک جہاز "معاونت" پر میزائل فائر کئے۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے بیان کے مطابق عراق پر پابندیاں لاگو کراتے ہیں اردن نے امریکہ کے ساتھ دوستی کا حق ادا کر دیا۔

اکسیر معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی در ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۶/-، ۱۲/-، ۲۴/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

پتہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۷۷۱ — ۶۰۶